بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

رجسٹرڈ ایل نمبر

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب

الحکم

جلد ۳ | قادیان دارالامان ۲۴ر اگست سنہ ۱۸۹۹ء | نمبر

مکتوب امام آخر الزمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخدومی مکرمی اخویم میر عباس علی شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعدہٰذا آنمخدوم کا خط پہنچا۔ جسقدر آنمخدوم نے کوشش اور سعی اُٹھائی ہے اور اپنے نفس پر مشقت اور تحمل تکرہات روا رکھا ہے یہ سب خداوند کریم کی ہے عنایت ہے تا آپ کو اُس کے عوض میں وہ اجر عطا فرماوے جسکا عطا ہونا انہیں کوششوں پر موقوف تھا۔ جس کریم رحیم نے اس عاجز نالائق کو اپنے غیر متناہی احسانوں سے بغیر عوض کسی عمل اور محنت کے ممنون اور پرورش فرمایا ہے وہ محنت کرنے والوں کی محنت کو ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ خدا کی راہ میں انسان ایک ذرہ بات مُنہ سے نہیں نکالتا اور ایک قدم زمین پر نہیں رکھتا جسکا اُسکو ثواب نہیں دیا جاتا۔ لیکن میں اسجگہ یہ بھی ظاہر کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ اپنے جوش دلی کے باعث سے لوگون کے پاس جاتے ہین کہ جو ظنون فاسدہ اپنے دل پر رکھتے ہین اور غرور اور استکبار نفس سے بھرے ہوئے ہین یہ ہرگز نہیں چاہیئے اس کام کی خداوندکریم نے اپنے ہاتھ سے بنیاد ڈالی ہے اور وہ ابھی اسبات کے تعلق ہو رہا ہے کہ شوکت اور شان دین کی ظاہر کرے اور اسبارہ مین اُس کی طرف سے کھلی کھلی بشارتین عطا ہو چکی ہین سو جس بات کو خدا انجام دینے والا ہے اُسکو کوئی روک نہیں سکتا۔ دنیا مردار ہی اور جسقدر کوئی اُس سے نزدیک ہی اُسی قدر ناپاکی مین گرفتار ہے اور بد باطن اور بدبودار ہے اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ مؤمن کے لئے لازم ہے کہ دنیادار کے سامنے تذلل اختیار نہ کرے اور اُس کی شان باطل کو تحقیر کی نظر سے دیکھے۔ انسان دنیادار کے سامنے نرمی اور تواضع اختیار کرتا ہے یہانتک کہ حضرت خداوندکریم عزوجل کے نزدیک مشرک ٹھیرتا ہے سمجھنا چاہیئے کہ بجز قادر توانا کے کوئی کام کسی کے اختیار مین نہین اور تمام آسمان وزمین اور تمام دل اُس کے قبضہ مین ہین اور قدرت سخت درجہ پر متصرف ہے اور اگر وہ کسی کام مین توقف کرتا ہے تو اسلئے نہین کہ وہ اُس کے کرنے سے عاجز ہی بلکہ اُس توقف مین اُس کی حکمتین ہوتی ہین مخلوق سب ہیچ اور ادنے سے اور مردود ہی نہ اُس سے کچھ نقصان متصور ہے اور نہ نفع۔ دنیاداروں سے مطلب براری کے لئے نرمی کرنا دنیاداروں کا کام ہے۔ اور یہ کام خالق السموات والارض کا ہے مجھکو یا آپ کو لازم نہین کہ ایک بدنصیب دنیادار سے ایسی لجاجت کرے کہ جس سے اپنے مولی کی کسر شان لازم آوے جو لوگ ذات کبریا کا دامن پکڑتے ہین وہ متکبرون کے دروازہ ہرگز نہین جاتے اور لجاجت سے بات نہین کرتے سو آپ اس طریق کو ترک کردین اگر کسی دنیادار مالدار کو کچھ کہنا ہو تو کلمہ مختصر کہین اور آزادی سے کہین اور صرف ایک بار پر کفایت رکھین۔

اور بار مجھ کو روپے بھیجنے سے منع کردین

اور مناسب ہے کہ آپ یہ سلسلہ غریب مسلمانون مین جاری رکھین دوسرے لوگون کا خیال چھوڑ دین اس مین ذرہ تردد نہ کیا کرین - تعجب کہ آپ جیسے آدمی متردد ہو جائین - اگر ایک کا ذب بے دین جو دولت مند ہو کسیکو وعدہ دے جو تیری مشکلات پر بڑی مدد کرون گا تو وہ اُس کے وعدہ سے تسلی پکڑ جاتا ہے لکھا ہے کہ اول مرتبہ مین جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابی کو برعایت ظاہر اپنی جان کی حفاظت کے لئے ہمراہ رکھا کرتے تھے پھر جب یہ آیت نازل ہوئی واللہ یعصمک من الناس یعنی خدا تجھکو لوگون سے بچائے گا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سبکو رخصت کر دیا اور فرمایا کہ اب مجھکو تمہاری حفاظت کی ضرورت نہین اسواسطے سمجھین کہ ایک مرتبہ اس عاجز کو خدا تعالی کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ اگر تمام لوگ مُنہ پھیرین تو مین زمین کے نیچے سے یا آسمان کے اوپر سے مدد کر سکتا ہون - پھر جب قادر رحمن رحیم ساتھ ہے اور اُسکی طرف سے مواعید ہین تو کیا غم ہے دنیادار کیا چیز ہین اور کیا حقیقت تا اُن کے سامنے لجاجت کی جائے اور اگر خدا چاہتا تو اُن کو ایسا سخت دل نہ کرتا ہم نے یہی چاہا تا کہ اس کے نشان ظاہر ہون - تاریخ ۱۴ ر اکتوبر ۱۸۹۸ء مطابق ۲۸ ذوالحجہ ۱۳۱۵ ہجری -

---

اسلام پر ایک نظر

از مولانا مولوی نورالدین سلمہ ربہ

اسلام نے کوئی عمدہ تعلیم اور پسندیدہ بات نہین جس کا حکم اور کوئی بری اور ناپسند بات نہین جس کی ممانعت نہ کی ہو - بارہا سوال ہوا ہے اسلام کو ہماری معاشرت اور دنیوی امور مین دخل ہے یا نہین مجھے یقین ہے اسلام ہمارے اُن امور مین جنکا تعلق ہماری عام حالت صحت اور مرض سے ہے راحت بخش مقنن ہے یہ صحت یا مرض روحانی ہو یا جسمانی - ہان ایسے امور مین جو خاص ملک یا خاص آب و ہوا یا خاص اسباب مختص الزمان یا مختص المکان کے ساتھ تعلق رکھتے ہون

اسلام آزادی بخش مذہب ہے

توحید کا وہ بیان کہ ہادی علیہ الصلوۃ والسلام اپنی عبودیت کا اقرار ایمان کا لازمی جزو قرار دے کوئی انکار کر سکتا ہے ؟ کہ کتب سابقہ کے ان الفاظ نے "اسرائیل میرا پہلوٹھا ہے" "میرا اکلوتا بیٹا" "موسی خدا سا" وغیرہ وغیرہ اور سجدہ کی عام رسم نے توحید الوہیت مین نقصان نہین پہنچایا ؟

ویدون مین اگر صاف صاف حکم ہوتا کہ سورج اور چاند اور عنصری آگ اور دیوون کو سجدہ اور عبادت نہ کرو تو یہ جھگڑا جواز یا عدم جواز بت پرستی کا آریہ ورت مین کیون پڑتا -

اخلاق وہ کسی نبی پر کوئی اعتراض نہین سب کا ماننا سب کا ادب اسلام مین ضرور ہوا ؟

قولوا للناس حسنا

لوگون سے بھلی باتین کہو

ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ

(اور تم لوگ اُنکو بُرا نہ کہو جو ماسوی اللہ کو پکارتے ہین) اس سے بڑھکر کون حکم ہے جو مصدر اخلاق ہو سکے - تعجب آتا ہے الزامی طور پر بھی قرآن عیوب کا اشارہ نہین کرتا -

آپ نے کوئی حکم ایسا نہین فرمایا جسمین آج ہمین کہنا پڑے کہ کاش اسلام مین یہ حکم نہ ہوتا - کسی ایسی چیز سے منع نہین فرمایا جس مین آج ہم کو یہ کہنے کی ضرورت ہو کہ کاش اسلامیون کو منع نہ فرماتے -

تمام عمدہ اور ستھری چیزون کی اجازت ہے - کُل بری اور خبیث اشیاء سے ممانعت ہے - نہایت پسندیدہ صفات مین عدل تھا

اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُکُمْ بِالْعَدْلِ

(تحقیق اللہ تعالے عدل کا حکم دیتا ہے) فرما کر اس کی تاکید کی - اور ظلم سے

اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ

(خبردار ہو خدا کی لعنت ظالمون پر ہی) کہہ کر سخت ممانعت کی - (شرک بڑا ظلم اور عدل کی ضد ہے -) صدق جو

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

(مومنو! تقوی اللہ اختیار کرو اور صادقون کے ساتھ ہو جاؤ) کہا اور کذب کے حق مین

لَعْنَۃَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ

(جھوٹے پر خدا کی لعنت ہے) فرمایا - منشاء صفات کا علم ہے اُس کے لئے

قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

(کہ اے رب میرا علم بڑھا) آیا - منشاء شرور جہل ہے اُس سے

اِنِّیْ اَعِظُکَ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْجٰھِلِیْنَ

(مین تجھے نصیحت کرتا ہون کہ تو جاہلون مین سے نہ ہو) کہہ کر ہٹایا - احسان کی ترغیب

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ

(اللہ تعالے کی رحمت احسان کرنے والون کے قریب ہوتی ہے -) سے ظاہر ہے - اور مدمقابل کی برائی

وَاِذَا تَوَلّٰی سَعٰی فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْھَا وَیُھْلِکَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ

(اور جب پیٹھ پھیرے دوڑتا پھرے ملک مین کہ اُس مین ویرانی کرے اور ہلاک کرے کھیتیان اور جانین اور اللہ فساد کرنے والون کو دوست نہین رکھتا۔) سے عیان ہے۔

معاد اور قیامت کا اعتقاد جو ہر خوبی اور نیکی اور دلی محبت وسلوک کا سرچشمہ اور تمام خوشیون اور امیدون کی غایت ہی ایسے دلائل قویہ قانون قدرت سے مستحکم کیا ہے کہ اس سے زیادہ ممکن نہین۔ ہان علوم مین جادو ٹونے نجوم کا عملی حصہ وغیرہ رویات سے۔

وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ

(اور پیچھے لگے ہین اس علم کے جو پڑھتے تھے شیطان سلطنت یمن سلیمان کی) فرما کر منع فرمایا۔ تمام امت کو کس امر کی تاکید کی۔ امت کو کیا کام سپرد کیا۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

(یعنی تم سب اُمتون سے جو پیدا ہوئین بہتر ہو لوگون مین پسندیدہ باتون کا حکم کرتے ہو اور بری اور ناپسندیدہ باتون سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔) اسلام کی خوبی کیا بتائی۔ من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ یعنی اسلام کے معترف مسلمان کی خوبی یہ ہے کہ وہ بیفائدہ غیر مقصود چیز کو چھوڑ دے اور پھر ایمان کا مدار اسپر رکھا لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ یعنی تم مین سے کوئی مومن کامل نہین ہو سکتا جب تک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے اسی چیز کو دوست نہ رکھے جو وہ اپنے نفس کے لئے دوست رکھتا ہے

یہ ہے **اسلام** اور اُسکی **تعلیم**

اب بتلاؤ کہ ایسے ملک مین جو سراسر جہالت ہو اور کوئی کتاب اس ملک مین نہ ہو ایسی سیرت اور تعلیم کا آدمی جسکی تمام تعلیم قوی فطری اور قانون قدرت کے موافق ہو جس مین تمام روحانی ضرورتین موجود ہون اگر معجزہ اور خرق عادت نہین تو نظیر دو

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن مجید مین سے چند باتین

(ہمارے اپنے الفاظ مین)

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ

ہم نے انسان کو خلاصہ مٹی سے پیدا کیا

صلصال کے دو معنے ہین اور دونون صورتون مین قرآن کریم کا فلسفہ متعلق پیدائش انسان صحیح اور درست ہے اول صلصال کہتے ہین خلاصہ کو اور یہ اس صورت مین سلۃ سے نکلا ہے۔ دویم جبکہ یہ صلّہ سے مشتق ہو اُسوقت اس کے معنے ہین مختلف اجزا مین سے کھینچا ہوا۔

بہرحال انسان کی پیدائش پر غور کرو۔ ایک دانہ جو زمین مین ڈالا جاتا ہے مٹی کے ساتھ ملکر وہ ایک پودہ کی صورت مین نشو ونما پاتا ہے گویا اس دانہ کا خلاصہ وہ درخت ہے اور اُس درخت مین سے ایک سبز بال نکلتی ہے جو اُس پودہ کا لب لباب ہی پھر مختلف عمل کرنے کے بعد وہ دانہ جدا ہوتا ہے اور پھر اُس دانہ کا خلاصہ ایک آٹا بنتا ہے اسمین بھی بعض اجزا ملے ہوتے ہین اس لئے اُسکا خلاصہ چھلنی کے ذریعہ نکلتا ہے اور انسان اُسکو کھاتا ہے۔ معدہ مین جا کر مختلف قسم کے تیزاب اُس کے خلاصہ بنانے مین کام کرتے ہین۔ غذا کو اندرونی مشین مین بہت سے چکر کھانا پڑتا ہے یہان تک کہ آخر اُس کا فضلہ پاخانہ کے راستہ سے نکل جاتا ہے اور پھر اصل خلاصہ خون کی شکل اختیار کرتا ہے جب کہ جگر صفرا کو الگ کر دیتا ہے۔ اور پیشاب الگ ہو جاتا ہے بعد ازان یہ خون حرکت کرتا ہوا خصیہ مین پہنچتا ہے جہان منی بنتی ہے اور جو انسان کی پیدائش کا موجب ہوتی ہے لیکن ابھی یہ خلاصہ ہوتا ہے اور اُس منی سے پھر سے لوتھڑا (علق) بنتا ہے اب غور کرو کہ کیسا خلاصہ ہے۔ قرآنی فلسفہ کی تائید مشاہدہ قدرت کیسے کھلے کھلے طور پر کر رہا ہے۔

یہ ہے قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے کا ایک زبردست ثبوت منجملہ اور دلائل قویہ کے۔ غرض خدا تعالے نے جو کچھ فرمایا ہے وہ بالکل سچ ہے

اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ

مجھے یوم بعث تک ڈھیل دے

یہ شیطان کا مقولہ ہے۔ جو سورۃ الحجر مین اللہ کریم نے نقل فرمایا ہے۔ شیطان کیا ہے اسپر اسوقت کسی بحث کی ہمکو ضرورت نہین متعدد مرتبہ مختلف صورتون مین شیطان کی متعلق مضامین ہم شائع کر چکے ہین اور خدا تعالے چاہے گا تو کسی وقت جداگانہ بحث بھی اس مضمون پر ہوگی سردست ہمکو یہ بتلانا ہے کہ یوم یبعثون سے کیا مراد ہے۔ بعثت کے دن سے قیامت بھی مراد ہوتی ہے مگر اس مقام پر قیامت مراد نہین بلکہ اس مقام پر انسان کا اپنی غفلتون سے بیدار ہونیکا ذکر ہے۔ انسان دھوکا کھا سکتا ہے جبتک کہ اس کے اندر ایک نئی تبدیلی نہ ہو۔ پاکیزہ خیالات پاکیزہ باتین اسمین پیدا نہ ہون جب انسان اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرتا ہے تو وہ گویا اپنی پہلی حالت سے جو موت کے مشابہ ہوتی ہے نئے سر کو پیدا ہوتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام یا ان کے نقش قدم پر آنے والے مجددوں کی وقت بھی ایک بعثت ہوتی ہے۔

تو اصل بات یہ ہی جو اس آیت مین

اللہ کریم نے بیان فرمائی ہے کہ انسان اسی وقت تک شیطان کی حکومت کے نیچے رہتا ہے جب تک کہ وہ صلاحیت اور تقوی پیدا نہیں کرتا۔ لیکن جب وہ مخلصین کے زمرہ اور عباداللہ کے گروہ میں داخل ہو جاتا ہے تو شیطان کا کوئی تسلط اس پر نہیں رہ سکتا۔ جیسا کہ قرآن کریم سے ثابت ہے۔ یہ بات ہمارے اپنے خیال میں مایوس کرنے والی ہے کہ شیطان قیامت تک انسانکو گمراہ کرتا ہے۔ کیونکہ جب قیامت تک ایک باغی اور محرک سیئات لگا ہوا ہے تو بیشک انسان ایک مخمصہ میں ہے۔ مگر یہ بات نہیں انسان جس وقت چاہے اس کے محرکات سے بچ سکتا ہے۔ عِبَادُاللہ کے زمرہ میں آئے اور فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ معزز خطاب حاصل کرے پھر اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ خدا کا وعدہ سچ ہے۔ ہاں ضرورت ہے تبدیلی کی ضرورت ہے تقوی اللہ اور خشیت الٰہی کی ضرورت ہے ایک مخلص دل کی۔ پھر اللہ تعالے کا فضل خود دستگیری کرتا ہے۔ پس جو چاہتا ہے کہ شیطان کی غلامی سے نکلے اور ملائکۃ اللہ اسے سجدہ کریں وہ

وہ دل پیدا کرے

جو آدم کو ملا

لَھَا سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ

جہنم کے سات دروازے ہیں۔

حضرت مولنا صاحب نے اسپر فرمایا کہ خدا تعالے کے خاص فضل میں سے جو اس نے فہم قرآن کے متعلق مجھے دیا ہے یہ بھی ہے کہ جہنم کے سات دروازوں کی حقیقت بتلائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بتلائی۔ وہ سات راہیں یا سات دروازے جنسے انسان جہنم میں داخل ہوتا ہے یہ ہیں۔

اوّلاً۔ اللہ تعالے کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کرنا۔

ثانیاً۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔

ثالثاً کسی کو ناحق قتل کرنا۔

رابعاً۔ اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا

خامساً فی سبیل اللہ جنگ میں پیٹھ دینا۔

سادساً یتیموں کا مال کھانا۔

سابعاً جھوٹھی قسم کھانا۔

پس ان سات راہوں کو چھوڑ دو کہ جہنم تک لیجاتے ہیں۔ ہمکو اور ہمارے پڑھنے والوں کو اللہ تعالے محفوظ رکھے آمین ——— آمین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ اللّٰہَ الْعَلِیَّ الْعَظِیْمَ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

دوستو اک نظر خدا کے لئے

مسیح موعود کے جان نثار خادم۔ حضور ممدوح ایدہ اللہ کے مقاصد سے واقف۔ دینی ضرورتوں کی مہیا کرنیکی پیاس رکھنے والی قوم۔ پھر میں ناحق کا دردسر اٹھاکر قصہ کو لمبا کروں زمانہ کے معروف چکنے چپڑے فقرے لکھوں کیا حاصل صاف اور سیدھی بات کہے دیتا ہوں کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کو آپ کی ہمدردی کی سخت ضرورت ہے۔ ممکن ہے کہ اب تک بعض کو معلوم نہ ہو کہ مدرسہ کا خرچ کہاں تک بڑھ گیا ہے اور یہی وجہ ان کی بے التفاتی کی ہو۔ سو سن لو۔ یکم اگست سے مدرسہ کا ماہوار خرچ مالہ عہ ہو گیا ہے۔ علاوہ ماسٹر شیر علی صاحب بی اے کے ایک لایق ٹرینڈ انڈر گریجوایٹ سکنڈ ماسٹر منگوایا گیا ہے۔ ان سب پر بورڈنگ ہوس بنانے کے لئے روپیہ درکار ہے اسلئے کہ طلباء مدرسہ کی ترقی کی تعداد قطعاً اسی پر موقوف ہے۔

دائمی چندہ دینے والے مقرر رقم میں کچھ اضافہ کریں۔ غافل ہوشیار ہو جائیں۔ اور خدا کے لئے مافات کی تلافی کریں اور مقدور والے اچھی یکمشت رقموں سے اعانت کرکے اجر لیں۔ وَالسَّلَامُ

المشتہر

عبدالکریم سیالکوٹی

منجانب سکرٹری مدرسہ تعلیم الاسلام

خطبہ

موعظت

جو حضرت مولنا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے ۲۸ جولائی ۱۸۹۹ء کو پڑھا

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَۃٌ فَمِنْھُمْ مَنْ یَّقُوْلُ اَیُّکُمْ زَادَتْہُ ھٰذِہٖٓ اِیْمَانًا۔ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّھُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ۔ وَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْھُمْ رِجْسًا اِلٰی رِجْسِھِمْ وَمَاتُوْا وَھُمْ کٰفِرُوْنَ۔ سورہ توبہ

جب اللہ کیطرف سے کوئی سورۃ

آ نار ' جاتی ہے تو ان مین سے بعض لوگ کہتے ہین کہ اس سورہ کے نازل ہونے سے کس کے ایمان مین ترقی ہوئی - خدا تعالے فرماتا ہے کہ ترقی ان لوگون ہی کے ایمان مین ہوئی ہے جنکو پہلے سے نور ایمان و یقین عطا ہوا ہی نئی سورۃ کے نازل ہونے سے انکو ایک نئی لذت اور نیا سرور ملتا ہے آپس مین خوشیان مناتے ہین لیکن جن کے دل مین روگ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نہین جانتے ان کے خبث باطن کو اور بھی ترقی ہوتی ہے اور کیٹ پر کیٹ بڑھتی ہے یہان تک کہ انہی عناد و عداوت اور انہی جلن و سوزش مین ہلاک ہو جاتے ہین -

خدا تعالے نے انسانی فطرت کی افتاد ایسی رکھی ہے کہ وہ بہت جلد مختلف اسباب سے غفلت کے نیچے دب جاتی ہے چونکہ غفلت کے اسباب سہل اور آسان اور بظاہر خوشنما اور راحت بخش نظر آتے ہین نادان انسان انہی سے متاثر ہوکر غفلت کا بندہ اور غلام بنکر خدا سے دور جا پڑتا ہے - ایک ایسا زنگ دل پر بیٹھ جاتا ہے جسکے صیقل کرنے کے ہتھیار (جو استغفار اور رجوع الی اللہ ہین) بدون فضل الٰہی حاصل نہین ہو سکتے -

مشاہدۂ قدرت مین جو خدا تعالی کا کھلا ہوا صحیفہ ہے ہم دیکھتے ہین کہ جیسے نازک اور خوشنما پھول وقت پر آبپاشی چاہتے ہین اور بدون اسکے وہ تازہ اور شگفتہ رہ ہی نہین سکتے خواہ وہ پانی زمین سے آوے یا آسمان سے ٹھیک اسی طرح پر ایمان و یقین کا راحت رسان پھول شگفتہ نہین رہ سکتا جب تک کہ تازہ اور زندہ نشان جو ایمانی ترقی کا موجب ہوتے ہین نازل نہ ہون - اگر ایسا نہو تو جیسے وہ غنچہ بند کا بند ہی پژمردہ ہو جاتا ہے جبکہ اسکو عین وقت پر پانی نہین ملتا - ویسے ہی ایمان کا لہلہاتا پودہ یکدم مرجھا کر مردہ ہو جاتا ہے - قرآن کریم نے اس امر پر ایک بات بیان کی ہے -

فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ

یہ نصاری اور یہود کی قساوت قلبی اور سنگدلی کی وجہ بیان فرمائی ہے کہ کیونکر وہ انبیاء علیہم السلام کی پاک ہدایات اور مقدس نصائح کو بھول گئے) جواب دیا ہے فطال علیھم الامد ان کی امیدونکا زمانہ دراز ہو گیا ان کی اس انتظاری پر کہ کوئی عالم با عمل آوے مدتہائے دراز گذر گئین - ان کی شبہائے تار کی انتہا نہ ہوئی - آخر سنگدلی اور اپنی مخترعہ خیالات مین مشغول ہو گئے -

اس سے صاف طور پر پتہ لگتا ہے کہ جیسے بارش وقت پر سرسبز کرتی ہے اور انسانون کے کھتے غلہ سے بھرتے ہین ایسے ہی روحانی بارش کی ضرورت شجر ایمان کے نشو و نما اور تر و تازہ ہونے کے لئے ہے - بڑی ہی بدقسمت ہے وہ قوم! جس مین روحانی سرسبزی اور بہتری کے لئے یہ سلسلہ نہین ہے !!

بڑا ہی بدنصیب ہے وہ انسان ! جسکی امیدون کا خاتمہ ہو چکا اور جسنے مان لیا کہ فلان فلان وقت تک یہ سلسلہ چل کر محدود ہو گیا ایسے انسان! ایسی قوم کے نزدیک خدا تعالے کہان قادر مطلق ! اور کہان ہمہ امید اور ہمہ رحمت ہو سکتا ہے - سچ پوچھو تو ان کا خدا خدا ہی نہین بلکہ ایک مردہ اور بیت ویا خدا ہے - پھر بالمقابل وہ قوم کیسی مبارک اور بیدار بخت قوم ہے! جنکا ایمان ہے کہ ہر ضرورت حقہ پر اللہ تعالے کا کلام نازل ہوتا ہے اور اسی نظام کے موافق جو اس جسمانی اور ظاہری سلسلہ مین ہم دیکھتے ہین کہ جب شدت کی گرمی پڑتی ہے تو مانسون ٹھنڈے جھونکے یک بیک طبیعتون کو نزول باران رحمت کی بشارت دیجاتے ہین اسی طرح پر ان ٹھیک اسی نظام پر ایمان خشک سالی اور یقین اور معرفت کی اوڑ لگنے پر (جب بارش نہین ہوتی اسکو اوڑ لگنا کہتے ہین) ایڈیٹر - خدا تعالے کی رحمت جوش مارتی ہے اور اپنے برگزیدہ کے ذریعہ روحانی بارش بھیجکر مردہ اور خشک ایمان مین ایک نئی روح پیدا کر دیتی ہے اور یقین اور معرفت کی آنکھ کو کھول دیتی ہے -

آج روئے زمین مین دیکھلو یہ آیت موجود ہے مگر ذرا سوچو اور بلند نظری سے کام لو کہ اس سے لذت اٹھانے والی کونسی قوم ہے ؟ وہ کون لوگ ہین جنکے ایمان اس کے پڑھنے سے تازہ اور مضبوط ہوتے ہین ؟ کیا وہ جو باوجودیکہ دیکھتے ہین کہ جسمانی نظام مین وقت پر بارشین ہوتی ہین لیکن روحانی دنیا مین اب ابد الآباد کے لئے روحانی بارش کا امساک قرار دے بیٹھے ہین ؟ یا کیا وہ جو مانتے ہین کہ اب بھی خدا اپنے برگزیدہ بندہ کے ذریعہ سے اپنے فضل و رحمت سے دنیا مین معرفت اور یقین کی روشنی پھیلا رہا ہے اور روحانی امراض کے مبتلاؤن کے لئے اس کا مسیح تریاق القلوب کے ذریعہ سے ایک زندگی بخش رہا ہے؟ یقیناً یقیناً وہی آخری قوم! وہی آخری گروہ !! جو اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ کا مصداق ہے وہ بدنصیب کیا لذت اٹھا سکینگے جنہون نے خدا کو ایک گونگا خدا بنایا ہے!!!

ہمارے ہادی کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک وقت ہے اس روحانی معلم کے پاس کچھ لوگ جمع ہوئے ان کی تعلیم و تربیت کیونکر ہوئی ؟ اسکو کچھ وہی لوگ سمجھ سکتے ہین جنکے دل نور معرفت کے بہرہ ور ہین مگر وہ جو لوگون کے خود ساختہ و خود تراشیدہ خیالات کی پیرو ہین وہ تو غالباً سمجھ بھی نہین سکتے کہ صحابہ نے سلوک کی منزلین کیونکر طے کین - مختلف اخلاقی قوتون کے پیدا کرنے کے لئے کیا کیا سامان کیا جو ایسے مستقیم الایمان لوگ پیدا ہو گئے جنہون نے صرف صرف اپنی روحانی اور ایمانی قوت اور یقین کی طاقت سے دنیا کو دکھلا دیا کہ وہ کیسے سے کیا بن سکتے تھے ! اور بن گئے کبھی وہ دیکھتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر دشمنون کیطرف سے

ایک ایسا حملہ ہوا ہے کہ اگر وہ خدا تعالیٰ کی آغوش ربوبیت کا تربیت یافتہ نہ ہوتا تو ہلاک ہو جاتا۔ کبھی بدر کی لڑائی اُس کی عظمت کا نشان ہوتی ہے کبھی احزاب کبھی فتح مکہ کبھی کوئی اندرونی نشان بات بات میں اللہ تعالیٰ کی فوق الفوق اور غیب الغیب ہستی کا پتہ لگتا ہے کبھی کسی رؤیا اور کشف کا سُننا اور پورا ہونا اُن کی ایمانی قوتوں کے بڑھانے کا موجب ہوتا ہے۔ جسطرح بارش سے سبزہ بڑھتا ہے اُسی طرح پاک صحبت میں رہ کر یہ گروہ ایمانی نشو و نما پاتا اور نشان پر نشان دیکھکر خدا کے زندہ ہونیکا یقین تازہ کرتا تھا۔ پس یاد رکھو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک پاک نمونہ دنیا میں موجود ہے۔ اب اگر اس نمونہ کے خلاف کوئی صوفی اور پیر اخلاقی اور روحانی قوتوں کے تزکیہ اور نجاستوں کے پاک کرنے کے واسطے کوئی ریاضت یا وظیفہ بتلاتا ہے تو میں کھول کر کہتا ہوں کہ یاد رکھو اور پھر یاد رکھو کہ وہ طریقہ خدا سے نہیں اور وہ نسخہ حقہ نہیں ہے بجز اس کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا اور صحابہ نے جس کی شاگردی کی وہی منجانب اللہ ہے باقی اپنے خیالات اور خود تراشیدہ باتیں ہیں۔

پس اُن سے بچو! اور دور بھاگو!! کہ اُنمیں زندگی کی روح نہیں!!!

اب پھر میں اصل مطلب کیطرف رجوع کرکے کہتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کے نشان جب نازل ہوتے ہیں تو کس کا ایمان بڑھتا ہے؟ ایمان میں اُن کے ترقی ہوتی ہے جنکو پہلے سے نور ایمان ملا ہے۔ آفتاب کی روشنی سے وہی بہرہ ور ہوگا جس کی آنکھ میں روشنی ہے اندھا اُس سے کیا فائدہ اُٹھائے گا۔ میرے دوستو!! کیا آج اللہ تعالےٰ کی شکر گذاری کی جگہ نہیں ہے؟ کہ ٹھیک اسی طرح سے جیسے ہمیشہ سے سنت اللہ چلی آئی ہے خدا تعالےٰ کے نشانات کی بارش ہو رہی ہے۔ ہر ہفتہ میں دو تین مرتبہ خدا کے برگزیدہ اور خلیفہ کے مُنہ سے ایسی باتیں سنی جاتی ہیں جو انسانی طاقتوں سے برتر ہوتی ہیں۔ پھر اُن کو اُسیطرح پورا ہوتے دیکھکر یقین و معرفت کی قوت میں ایک استحکام اور طاقت آتی ہے۔ آج صرف ہم ہیں جو ان آیات کے موافق کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا ایمان بڑھتا اور تازہ ہوتا ہے۔ ایک عاجز انسان بے زر۔ بے سامان۔ بے زور یعنی دنیوی زور اور طاقت نہیں رکھتا اور پھر ایک گاؤں میں پڑا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ نہ کسی قسم کے منصوبے کرتا ہے اور نہ کر سکتا ہے نہ کسی خادم کو دُکھ دیتا ہے نہ اُس کے ہاتھوں میں کبھی گدگدی ہوتی ہے کہ کسی بڑے سے بڑے قصور پر بھی کسی کو تھپڑ مارے پھر اس بیکسی و ناطاقتی کی حالت میں کبھی بدر کے قائمقام کسی ایک یا دو نہ ایک نہ دو بلکہ سیکڑوں بعض ہندوؤں اور ناعاقبت اندیش مسلمانوں کی مجموعی طاقت سے اُسکو نیچا دکھانے کے لئے اور بیگناہ پھانسی کے واسطے اقدام قتل کا مقدمہ کیا جاتا ہے۔ ایکطرف مادی عقل کے بندے نہیں بیٹھے ایسی متفقہ کوشش کو دیکھکر فتوے دیتے ہیں کہ اب اس کا خاتمہ ہے۔ مگر ادھر آسمان سے ملائکہ اُسکو ابرأسے قصور بھیرانا کی راحت بخش آواز سے تسلی اور اطمینان بخشتے ہیں اور وہ پورے زور سے اپنی بریت کی بشارت دیتا ہے۔ اب واقعات بتلاتے ہیں کہ جیسے **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** کو بدر کے مقام پر فتح ہوئی ٹھیک اُسی کے رنگ میں اس کو بد اندیش دشمنوں کے مقابلہ پر بالکل اُسی طرح جیسے وہ پہلے کہہ چکا تھا فتح ملتی ہے۔ اور یوں خدا کی باتیں پوری ہوتی ہوئی ہم آئے دن دیکھتے ہیں۔

اُس نے مقدمہ میں کسی کے پاس دانت نکال کر تضرع نہیں کی۔ اور نہ اُسے ضرورت پڑی مگر پھر بھی وہی فتحمند ہوا۔ جسکو **انا الفتاح** کہنے والے نے بشارت دی تھی **والحمد للہ علی ذالک**

اب تم ہی بتلاؤ! اے قوم کے برگزیدہ لوگو! اے رفتار زمانہ سے آشنا مردو!! ذرا انصاف تو کرو اور کہو کہ کیا ایسے وقت میں قبل از وقت اُسحالت میں جبکہ مادہ پرست سطحی خیالات کے بندے!! دنیوی تدبیروں کے فرزند اُس کے استیصال کا فتویٰ دیتے ہوں اور بیشک ظاہری حالات اسی قسم کے ہوں یہ کہدینا کہ میں بری ہوں گا خدا تعالےٰ کی تائید اور نصرت کے بدون ممکن ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں!

پھر

آج کون صوفی یا گدی نشین ہے جسکے پاس رہ کر اس الحاد کے زمانہ میں خدا تعالےٰ پر ایمان زندہ رہ سکتا ہے؟ بولو تو سہی! کیا **سنگھڑ** اور **رتڑ چھتڑ۔ بریلی۔ کلیر۔ پاک پٹن** یہاں وہاں کی گدی ایمان کو زندگی بخش سکتی ہے۔؟ یقیناً نہیں ان گدیوں میں فاسق کا فرہوں ان میں کچھ امتیاز نہیں کوئی فتنہ و امتحان ایسا نہیں جو یہاں ہے حاکموں کی طرف سے کوئی نگرانی نہیں کوئی قطع تعلق اور فتنہ نہیں۔ قوم کی طرف سے کفر کے فتوے اور قتل کے فتوے نہیں۔ یہی ثبوت اس امر کے لئے کافی ہے کہ وہ خدا سے نہیں ہیں۔ ایمان کے زندہ کرنے کے لئے ابتلا ضروری ہیں **ماموں من اللہ** ابتلاؤں کے نرغہ میں ہوتا ہے کہ خدا پر ایمان زندہ کرے۔ اسکو مختلف قسم کے معرکے اور ہنگامے پیش آتے ہیں اور قبل از وقت خبر دیکر وہ کامیاب ہوتا ہے تا لوگوں کو دکھلائے کہ وہ خدا کی نگرانی میں ہے۔ بجز اس کے اور کوئی راہ نہیں جو خدا تک پہنچا سکے اور یقیناً نہیں!!!

میں خدا تعالےٰ کو گواہ رکھکر اسوقت مسجد میں اور پھر محراب میں کھڑا ہو کر خدا کے پاک کلام کو ہاتھ میں لئے ہوئے ایک قوت اور بصیرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہی ایک سلسلہ ہے جو ہادی کامل صلے اللہ علیہ وسلم کے

نقش مستم پر ہے۔ پس میرے دوستو! جو دور ہو یا نزدیک ہو سن لو کہ کسقدر خوشی کی بات ہے کہ ہمارا ایمان ہمت ہی شادابی حاصل کرتا ہے تم جانتے ہو کہ اس روز جب **لدھیان** کی خبر آئی تھی کہ وہان حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد کی نشانات کا ایک پتہ ملتا ہے تو ہمارے سید و مولی **امام** کو کسقدر خوشی ہوئی تھی میںنے اس خوشی کو محفوظ رکھا ہے یہ خوشی صرف دین کی کامیابی کی راہ نکلنے کی وجہ سے تھی۔ اس خوشی کا باعث صرف یہ تھا کہ اسلام کی زندگی! ہادی انام علیہ الصلوۃ والسلام کی زندگی!! اور قرآن کریم کی حیات کی ایک ممتاز راہ ہے یاد رکھو کہ اس قسم کی عزت اور دینی حمایت مامورمن اللہ کے سوا ہو نہیں سکتی!!!

پس میرے دوستو!

تم جہان ہو سنو کہ خدا نے ہمکو موقع دیا ہے کہ ہم اپنے ایمان کو تازہ کرین اور ایک بصیرت اور معرفت حاصل کرین۔

مگر یہ امر بھی سانحہ ہی ہے کہ وہ جنکے دل بیمار اور جنکی روح مردہ ہے وہ ایمان کی لذت اور یقین کی حلاوت کی حس کو کھو بیٹھے ہین اس لئے نشان پر نشان دیکھتے ہین مگر مردہ کیطرح بےحس و حرکت پڑے ہین۔ دیکھو! **کسوف خسوف** نے کسکو خوشی دی؟ ہمکو لیکھرام اور آتھم نے کسکو خوش کیا؟ ہمکو!! لیکن جو بدظنیون کے گڑھے مین گرے ہین انھون نے اور بھی بغض و عداوت مین ترقی کی۔ کاش! وہ دیکھتے اور ذرا دانش سے کام لیتے کہ ہرسال انپر کیسی شرمندگی کی بلا آتی ہے۔ ہرسال ہمارے دشمن ہماری قطعی ہلاکت کا حکم لگاتے ہین مگر جب وہ دیکھتے ہین کہ پہلے سے زیادہ قوت اور زور کے ساتھ ہم بڑھتے ہین تو ندامت سے ڈوب نہین مرتے مجھے خوب یاد ہے کہ جب ہمارے امام دہلی مین تھے میرے مخدوم مولوی نورالدین صاحب نے آنے کا ارادہ کیا عبدالواحد غزنوی نے کہا کہ مت جاؤ مرزا دہلی مین ہی یا دہلی سے نکل کر ہلاک ہو جاویگا

مثل کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم کیا ہی دشمن خدا کا اسکو اب تک زندہ رکھنا ان لوگون کے لئے ڈوب مرنے کی جگہ نہین۔؟

ہنری کلارک کے مقدمہ مین دشمن کہتے تھے کہ خاتمہ ہوگیا؟ کیا نجات کے بعد ان کے لئے منہ چھپانیکا مقام نتھا؟

ابھی پچھلے مقدمہ مین سنت اللہ سے ناواقف۔ خدا کی باتون سے ناآشنا الہام کے مدعی کہہ اُٹھے تھے کہ اب اس مقدمہ کے بعد اس سلسلہ کا خاتمہ ہے؟ کیا دن دونی رات چوگنی ترقی نے ان کو ابھی سوچنے اور غور کرنے کی طرف توجہ نہ دلائی؟ آہ! وہ کیون نہین سوچتے!! اور پھر کیون نہین سوچتے!!! حق تو یہ تھا کہ اب خدا کے اس مامور پر ایمان لے آتے اور اس ایمانی لذت اور معرفت یقین کی حلاوت سے بہرہ اندوز ہوتے جو مومن کے لئے مخصوص ہے مین اس سلسلہ کو کہان تک لمبا کرون یہ ناعاقبت اندیش ہرسال مین دو دفعہ یا ایک دفعہ بربادی کا حکم لگاتے ہین مگر ان کی باتین ان کے ہی منہ پر ماری جاتی ہین اور یہ خدا کا مرد بڑھتا ہے اور پہلے سے زیادہ قوت و استحکام کے ساتھ قدم اٹھاتا ہے **ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء**۔

ان ناعاقبت اندیشون نے جب ہرطرف سے ذلت ہی ذلت دیکھی تو اب مشہور کیا ہے کہ ولایت ختم ہوگئی مگر عنقریب **تریاق القلوب** ان کو بتلادے گا کہ وہ کیا کرتا ہے۔

الغرض دوستو! آج ان آیات کی عظمت اور سچائی دنیا مین صرف یہی سلسلہ عملی طور پر دکھا رہا ہے پس اس کی قدر کرو۔ اور اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ اللہ تعالے مجھکو اور میرے حاضر و غائب دوستون کو سچی قدر کی توفیق دے اور ہماری زندگی موت اور حشر اسی سلسلہ مین ہو **ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم** آمین

لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ

مندرجہ بالا الفاظ جو اسلام کے پہلی اصل کے نام سے موسوم ہین اپنے اندر جو کمالات رکھتے ہین ہم چاہتے ہین کہ کسی قدر مختصر طور پر انھین بیان کرین۔

اس کلمہ کے دو جز ہین۔ پہلا جزو **لا الٰہ الا اللہ** ہے جس کے معنی ہین کہ کوئی بھی (خواہ وہ کچھ ہی کیون نہو) بجز اللہ تعالے کے محبوب مطلوب معبود اور مطاع نہین +

محبت کا منبع اور اصل دو چیزین ہین۔ اوّل محبوب کا کمال حسن مین یکتا اور فرد ہونا دوّم اس کے احسانات اور انواع و اقسام کی مروتون کا بےانتہا ہونا۔ پس اللہ تعالے کے حسن اور احسان کے مقابل مین کیا چیز ہوسکتی ہے۔ جب کہ ہر ایک چیز اس کی مخلوق اور پھر ہر چیز انسان کی خادم اور بے منت و مزدوری اسکے کام مین لگی ہوئی ہے اور ہر ایک اپنی زبان حال سے **یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض**۔ کے مصداق ہے

لہذا کوئی محبوب۔ اگر ہوسکتا ہے تو وہی جسکو **اللہ** کہتے ہین۔ اور **اللہ** لغت عرب کی رو سے اسکو کہتے ہین جو تمام صفات کاملہ سے موصوف اور تمام نقایص اور عیوب سے منزہ اور مبرا ہو یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالے کو **قرآن** شریف مین ہر جگہ موصوف کیا ہے

غرض **اسلام** نے بتلایا ہے کہ دنیا مین اگر کوئی محبوب ہوسکتا ہے تو وہ **اللہ** ہے۔ محبوب مطلوب ہی ہوتا ہے اور لذت محبت کا تقاضا ہی عبادت جون جون انسان پر خدا تعالے کے حسن و احسان کے نظارے کھلتے جائین گے اور ظلمانی حجب اور درمیانی پردے اٹھتے جائین گے وہ اپنی عبودیت کے اقرار مین ترقی کرتا جائے گا اور اس کی رضاجوئی کے لئے مشتاق وارد و ڑے گا۔

پرستش کے بھی تین درجے ہوتے ہیں یا از روئے خوف کے ہو یا پرستش از روئے طمع کے یا پرستش از روئے محبت کے۔ ان تین مراتب کے علاوہ ایک اور درجہ بھی پرستش کا ہے جو از روئے تشکر کے ہوا کرتی ہے اور حقیقت میں شکر اُس حمد کا نام ہے جو منعم کے عطائے انعام پر کی جاتی ہے اور یہ پرستش ہر سہ اقسام متذکرہ بالا پر مشتمل ہے۔ اب معلوم ہو کہ حقیقی کامل مضمون لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا یہ ہے کہ صرف اُسی سے ڈرے اور اُسی سے اُمید رکھے اور اُسی ایک سے پیار کرے

ڈر انسان کو اُس سے پیدا ہو سکتا ہے جو انسان کی اپنی مجموعی طاقتوں سے بالاتر اور قوی تر ہو۔ پس اللہ تعالیٰ سے بڑھکر جو اَلْقَهَّار ہے کون قوی ہو سکتا ہے ھُوَ اُس کی صفت اَلْقَهَّار اُسکی صفت غالب اُسکی صفت ذُو انْتِقَام اُسکی صفت وہ پھر کوئی قوت کوئی طاقت زمین آسمان میں کونسی ہو سکتی ہے جس سے انسان ڈرے؟ صرف اُسی سے اور ہاں اُسی سے جو اَللّٰہ ہے طمع اور اُمید اُس سے پیدا ہو سکتی ہے جو املاک و خزائن کا مالک ہو۔ اور باایں ہمہ احسان اور عام ربوبیت اُس کی شان ہو۔ اب غور کرو کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھکر کون خزائن و املاک کا مالک ہو سکتا ہے وہ جسکو چاہے بادشاہ کرے اور جسے چاہے ذلیل کرے وہی ہے جو خزائن کا مالک ہے اور پھر وہی ہے جو رَبُّ الْعٰلَمِیْن ہے رحمٰن ہے رحیم ہے بدون کسی عمل کے ہماری پرورش کر رہا ہے اور بے انتہا اجرام ارضی و سماوی کو ہماری کام میں لگا رکھا ہے پس اُس سے بڑھکر جائے اُمید کون ہے؟

محبت کے لئے ہم حسن اور احسان اصل بتلا چکے اور یہ اکمل طور پر اللہ تعالیٰ میں پائے جاتے ہیں بلکہ ایسے طور پر کہ کل دنیا کی مخلوق بھی ابدًا ابدًا اُس کے احسانات و حسن کا ایک شمہ بھی بیان نہیں کر سکتے۔

غرض توحید کے ان مدارج کو حاصل کرنا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا مفہوم و مقصود ہے۔ مگر اس توحید تک پہنچنا انسان کے اپنے ہاتھ میں نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی کے فضل پر موقوف ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ اُسکی رحمت کا دسترخوان وسیع اور عام ہے اپنے اس فضل کو بھی مخصوص نہیں کیا عام کیا جو چاہے اُس سے بہرہ حاصل کرے۔ ہاں جیسا کہ اُسکا قانون اور سنت ہے کہ ہر ایک حاجت کے پورا کرنے کے لئے ایک ایک وسیلہ اور اسباب رکھدیا ہے جیسے کانوں کی شنوائی کے لئے ہوا کا وجود ہے بینائی کے لئے سورج کی روشنی۔ اسی طرح پر اُس فضل کے حقداروں کے لئے ایک ذریعہ رکھا ہے جو قرآن شریف کے نام سے موسوم ہے۔ اسجگہ اُن لوگوں کے وہم کا بھی ازالہ ہوتا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ جب مدار نجات توحید پر ہے تو پھر مسلمان کی کیا خصوصیت ہے بلکہ جو شخص توحید اختیار کریگا وہ نجات پالے گا۔ یہ ایک دھوکا ہے جو غور نہ کرنے والی کجرو طبیعتوں کو پیدا ہوا ہے اُن کو خیال کرنا چاہئے کہ بیشک مدار نجات توحید پر ہے لیکن توحید کا حاصل کرنا اور صدہا وساوس اور ظنون متناقض توحید سے اپنے دل کو پاک کرنا یہ ایک ایسا امر ہے جو ایک کامل قانون اور مصفا اور اتم ہدایت کے بدون ممکن نہیں ہے جو قرآن شریف ہے کیونکہ اکمل و اتم ہدایت ہونے کا اُسکا دعویٰ ہے اور نہ صرف دعوے بلکہ ایک ثابت شدہ صداقت ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ دنیا میں بجز اہل اسلام کے اور کوئی فرقہ توحید خالص پر قائم نہیں اور ذات باری کے ساتھ مختلف شریک اُن کو تجویز کرنے پڑے۔ پس توحید کامل جس پر مدار نجات ہے وہ صرف قرآن شریف لایا ہے اور دوسرے لوگوں کی توحید در اصل توحید ہی نہیں۔ بلکہ وہ شرک کی ملونی اپنے اندر رکھتی ہے پس قرآن شریف پر ایمان لانا ضروری ہوا۔ تاکہ وہ کامل یقین جو توحید کا مفہوم ہے حاصل ہو۔ اور یہ اُسیکو دیا جاتا ہے جو کتاب اللّٰہ پر ایمان لاتا ہے۔ اور یہ امر بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ توحید کامل محبت الٰہیہ کے لئے لازمی ہے۔ اور یہ امر خدا تعالیٰ نے خود فیصل کر دیا ہے کہ محبت الٰہیہ کا حصول بدون محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو نہیں ہو سکتا جیسے کہ خدا نے فرمایا

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ پس کلمہ شریف کے دوسرے جزو پر ایمان لانا ضروری ہوا۔ یہ ہے مختصر حقیقت

کلمہ طیبہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کی

ستارۂ قیصرہ

مندرجہ بالا نام کا ایک مختصر رسالہ ابھی چھپکر طیار ہوا ہے جسمیں حضرت ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی برکات کا ذکر ہے اور یہ بیان ہے کہ جناب ملکہ ممدوحہ کے عہد عدالت مہد میں اور اُن کے نہایت روشن ستارہ کی تاثیر سے انواع اقسام کی زمینی اور آسمانی برکتیں ظہور میں آئیں ہیں۔ الغرض یہ ایک دلچسپ اور لطیف رسالہ ہے اسکی صرف (۲۴) کاپیاں طبع ہوئی ہیں قیمت ۲؍ ہے مہتمم مطبع ضیاء الاسلام قادیان کے نام درخواست کرنے پر مل سکتا ہے۔

قبول اسلام

اخبار عام مظہر ہے کہ مرادآباد کے مشہور منشی اندرمن آنجہانی کے نبیرہ جگموہن سہائی پسر لالہ نراین داس پلیڈر نے دہلی میں اسلام قبول کیا۔ منشی اندرمن کو جسقدر اسلام کے ساتھ ضد اور عداوت تھی وہ اظہر من الشمس ہے مگر قدرت تو دیکھو انکی نسل میں سے اسلام کی صداقت پر مہر لگانیوالا پیدا ہوا والحمد للہ علیٰ ذلک

مرہم عیسیٰ یا مرہم رسل یا مرہم حواریین

یہ مرہم نہایت مبارک مرہم ہے خوب زخموں اور جراحتوں اور نیز زخموں کے نشان معدوم کرنیکے لئے نہایت نافع ہے

یہ وہ مرہم ہے جو واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے صلیبی زخموں کے واسطے بنائی گئی تھی جبکہ جب مسیح صلیب سے کے بعد اپنے حواریوں کو ملے اور اپنے وہ زخم ان کو دکھائے جو صلیب پر کھینچنے سے آپ کی ہاتھوں اور پیروں میں لوہے کے کیل ٹھونکنے سے لگ گئے تھے تو حضرت مسیح کے ان چوٹوں اور زخموں کے لئے یہ مرہم طیار ہوئی

جو برابر چالیس روز تک حضرت مسیح کی صلیبی زخموں پر لگتی رہی اور اسی سے خدا تعالیٰ نے آپکو شفا بخشی

اور اس مرہم کا اس تواتر سے طبی کتابوں میں ذکر ہے کہ ہر ایک مذہب کی فاضل طبیب نے کیا عیسائی ڈاکٹر اور کیا یہودی مجوسی طبیب اور کیا اطباء اسلام سب نے اس مرہم کو اپنی اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور سب نے اس مرہم کے بارہ میں یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے حواریوں نے اسکو بنایا تھا ✤ چنانچہ ہزار کتاب سے زیادہ میں اس مرہم عیسیٰ کا ذکر معہ نسخہ درج ہے اور اس کے عجیب و غریب فوائد کی سب نے شہادت دی ہے اور اسکی اکسیر تاثیر کو تمام طبیبوں نے تسلیم کیا ہے غرض اس مرہم کی تعریف میں اسقدر لکھنا کافی ہے کہ

حضرت مسیح تو بیماروں کو اچھا کرتے تھے مگر اس مرہم نے حضرت مسیح کو اچھا کیا

یہ مرہم تمام قسم کے زخموں کیلئے نہایت پر تاثیر دوا ہے

اس کے لگانے کے ساتھ ہی زخم کی اصلاح شروع ہو جاتی ہے اور پھر زخم مندمل ہو جاتے ہیں مندرجہ ذیل امراض کے لئے جسقدر مرہم اور مالش کے تیل آجکل رائج ہیں سب سے بہتر اور زود اثر مفید ہیں نہایت احتیاط سے اصل اجزا کو مہیا کر کے اس مرہم کو طیار کیا جاتا ہے

طاعون کے زخم ؛ خنازیر کے گھاؤ ؛ گلٹیاں ؛ چوٹوں کے زخم ؛ پھنسی ؛ پھوڑے ؛ گنج ؛ خارش ؛ طرح طرح کی جلدی بیماریاں ؛ ہر قسم کے ناسور ؛ پرانے گندے زخم ؛ تلی کا ورم ؛ بواسیر کا درد ؛ ہاتھوں کا سردی سے پھٹ جانا ؛ کان سے ریم بہنا ؛ جانوروں کا کاٹ لینا ؛ جلجانا ؛ عورتوں کی خطرناک بیماریاں ؛ طاعون وغیرہ قیمت فی ڈبیہ عہ ۱۲ ار

کارخانہ مرہم عیسیٰ

حکیم محمد حسین لاہور بھاٹی دروازہ سے طلب کرو

ممیری کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معتبر اگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون و الیان ریاست اور ولایت کے یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی دھندجالا پڑوال غبار پھولا نشبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائ اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیری کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ے ر خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی وجعلی ممیری سرمہ کے اشتہار دینے سے بچنا چاہیئے۔

المشتہر۔ پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیریکا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص معضلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی بہت جانا وضد سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شئے نہین ہے۔ اس سئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے معضلات مین جہان لائق ڈاکٹر کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے - اس لئے مین بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے۔

راقم ڈاکٹر ڈی ایم بی ایم ہنانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی۔

۲ مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مینے اس کا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی بعمرہ ۴۰ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکونمین خورد خورد دانے نکلے ہوے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اس کی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھنی رہتی تھین اُن مین سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اُس کی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ اُن اشیاء کو جو اُس سے تین گز کے فاصلہ رکھی جاتی تہین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی مرض مذکور سے کلی صحت پائی ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج

۳ مین نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضون پر جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے مین خاصکر اُن مریضون کے واسطے جنکی آنکھونسے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل

۴ مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیریکا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنی زیر علاج کئی اک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میری رائے مین بینائی قائم رکھنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی شہادات مین سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ چنانچہ لاہور کے بنک مین اسی مطلب کیلئے پانچ ہزار روپیہ جمع کیا گیا ہے۔

انوار احمدیہ پریس قادیان دارالامان میں شیخ یعقوب علی مالک وایڈیٹر کے لئے چھپکر شایع ہوا۔